بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ وَعَلٰی عَبۡدِہِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡدِ
Office Of The Sadr Majlis Ansarullah Bharat
دفتر صدر مجلس انصار اللہ بھارت
Mohalla Ahmadiyya Qadian-143516 Dt.Gurdaspur (PUNJAB)
Ph: +91-01872-220186, Fax : +91-01872-224186, Mob. +91-9815016879,E-Mail :ansarullah@qadian.in

آنحضرت ﷺ کے عظیم المرتبت خلیفہ راشد فاروق اعظم حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اوصافِ حمیدہ کا تذکرہ

رمضان میں جن نیکیوں کی توفیق ملی ہے انہیں اور درود اور استغفار کو رمضان کے بعد بھی جاری رکھنے اور خصوصی دعاؤں کی تحریک

خطبہ جمعہ سیّدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 07؍ مئی 2021ء بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد، ٹلفورڈ (یوکے)

أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ۔ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ۔ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ۔ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ۔

تشہد، تعوذ اور سورۃ الفاتحہ کی تلاوت کے بعد حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

حضرت عمرؓ کے اسلام قبول کرنے کا ذکر ہو رہا تھا۔ حضرت مصلح موعودؓ اس کے متعلق فرماتے ہیں کہ حضرت عمرؓ اسلام کی برابر مخالفت کرتے رہے ایک دن ان کے دل میں خیال پیدا ہوا کہ کیوں نہ اس مذہب کے بانی کا ہی کام تمام کر دیا جائے چنانچہ وہ تلوار ہاتھ میں لے کر گھر سے نکلے۔ راستے میں کسی شخص سے عمرؓ کو اپنی بہن اور بہنوئی کے اسلام قبول کر لینے کا علم ہوا تو آپ بہن کے گھر پہنچے جہاں ایک صحابی کے قرآن کریم پڑھنے کی آواز سنائی دی۔ تاخیر سے دروازہ کھولے جانے پر حضرت عمرؓ کا غصّہ مزید بڑھ گیا اور انہوں نے اپنے بہنوئی سے فوراً اسلام قبول کرنے کے بارے میں سوال کیا۔ بہنوئی نے پردہ ڈالنا چاہا تو حضرت عمرؓ انہیں مارنے کے لیے آگے بڑھے۔ آپؓ کی بہن درمیان میں آگئیں، عمرؓ کا ہاتھ ان کی ناک پر لگا اور خون بہنے لگا۔ حضرت عمرؓ جذباتی آدمی تھے چنانچہ یہ دیکھ کر ان کے اندر نرمی کے جذبات پیدا ہو گئے اور انہوں نے قرآن کریم کے اوراق دکھانے کی درخواست کی۔ آپؓ کی بہن کے مطالبے پر عمرؓ نے غسل کیا اور جب غسل کے بعد آپؓ نے قرآنی آیات پڑھیں تو چونکہ ان کے اندر ایک تغیر پیدا ہو چکا تھا اس لیے وہ آیات ختم کرتے ہی آپ نے کلمۂ شہادت پڑھ لیا۔ اس کے بعد آپ ننگی تلوار لیے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں دارِ ارقم حاضر ہو گئے۔ حضرت عمرؓ کو یوں ننگی تلوار لیے دروازے کے باہر کھڑا دیکھ کر صحابہ کو تشویش پیدا ہوئی۔ حضرت حمزہؓ نے کہا کہ دروازہ کھول دو مَیں دیکھوں گا کہ وہ کیا کرتا ہے۔ جب دروازہ کھلا تو حضرت عمرؓ آگے بڑھے اور رسول

اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے استفسار پر عرض کی کہ مَیں آپؐ کا غلام بننے کے لیے حاضر ہوا ہوں۔ وہ عمرؓ جو ایک گھنٹہ قبل اسلام کے شدید دشمن تھے اور رسول کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کو مارنے کے لیے گھر سے نکلے تھے ایک آن میں اعلیٰ درجے کے مومن بن گئے۔

ابتدائے زمانہ اسلام میں صرف دو شخص مسلمانوں میں بہادر سمجھے جاتے تھے ایک حضرت عمرؓ اور دوسرے امیر حمزہؓ۔ جب یہ دونوں مسلمان ہوئے تو رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے ان کی درخواست پر خانہ کعبہ میں علی الاعلان نماز ادا کی۔

حضرت عمرؓ کے قبولِ اسلام کی خبر پھیلتے ہی کفار نے آپؓ کے گھر کا محاصرہ کر لیا ایسے میں مکے کے رئیسِ اعظم عاص بن وائل نے عمرؓ کو پناہ دینے کا اعلان کیا۔ حضرت عمرؓ چند دن تو امن میں رہے لیکن اس حالت کو آپؓ کی غیرتِ دینی نے برداشت نہ کیا اور آپؓ عاص بن وائل کی پناہ سے نکل آئے۔ آپؓ فرماتے ہیں کہ اس کے بعد بس مَیں مکّہ کی گلیوں میں پٹتا اور پیٹتا ہی رہتا تھا۔ حضرت سیّد زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب لکھتے ہیں کہ عاص بن وائل کا قبیلہ بنو سہم اور حضرت عمرؓ کا خاندان بنو عدی ایک دوسرے کے حلیف تھے۔ اس معاہدے اور دوستی کی وجہ سے عاص بن وائل نے اپنا اخلاقی فرض جانا کہ وہ حضرت عمرؓ کی مدد کرے۔ حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں کہ دیکھو رسول کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے کتنے کتنے شدید دشمن تھے مگر پھر ان پر کیسی تبدیلی پیدا ہوئی۔ حضرت عمرؓ جو اسلام کے خلاف لٹھ لیے پھرتے تھے جب انہیں اسلام لانا نصیب ہوا تو دن رات دین کے فائدے کے لیے اپنی جان جوکھوں میں ڈالنے لگے۔

حضرت مسیح موعودؑ حضرت عمرؓ کے قبولِ اسلام کا واقعہ بیان کرتے ہوئے ابوجہل کی طرف سے رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے قتل پر انعام کے اعلان اور حضرت عمرؓ کے رات کے وقت خانہ کعبہ میں آنحضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کو دعائیں کرتے ہوئے سننے کی تفصیل بیان کرنے کے بعد فرماتے ہیں حضرت عمرؓ خود بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے سجدے میں اس قدر رو رو کر دعائیں کیں کہ مجھ پر لرزہ پڑنے لگا۔ ان دعاؤں کو سن کر جگر پاش پاش ہوتا تھا۔ آخر ہیبتِ حق کی وجہ سے میرے ہاتھ سے تلوار گر پڑی اور مَیں نے آنحضرت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی اس حالت سے سمجھ لیا کہ یہ سچا ہے اور ضرور کامیاب ہو جائے گا۔ ایک دوسرے مقام پر حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں آخر حضرت عمر مسلمان ہوئے اور پھر وہ دوستیاں وہ تعلقات جو

ابو جہل اور دوسرے مخالفوں سے تھیں یکلخت ٹوٹ گئے اور ان کی جگہ ایک نئی اخوت قائم ہوئی۔ حضرت ابو بکرؓ اور دوسرے صحابہ ملے اور پھر ان تعلقات کی طرف کبھی خیال تک نہ آیا۔

حضرت عمرؓ کے قبولِ اسلام سے متعلق حضرت مسیح موعودؑ کے تین مختلف حوالے پیش کرنے کے بعد حضورِ انور نے فرمایا کہ ان تینوں جگہوں پر رات کو خانہ کعبہ میں حملے کا ذکر ہے۔ شاید اس کے بعد پھر نفس کے ہاتھوں مجبور ہو کر دن کو بھی نکلے ہوں اور وہ بہن بھائی والا واقعہ پیش آیا۔

حضرت ابنِ عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ جب حضرت عمرؓ نے اسلام قبول کیا تو رسول اللہ ﷺ نے یہ دعا کرتے ہوئے تین دفعہ آپؓ کے سینے پر ہاتھ مارا کہ اے اللہ! اس کے سینے میں جو کچھ بغض ہے اسے دور کر دے اور اس کو ایمان سے بدل دے۔

ایک دفعہ حضرت عمرؓ نے آنحضور ﷺ سے عرض کیا کہ آپؐ مجھے ہر چیز سے زیادہ محبوب ہیں سوائے میرے نفس کے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: تمہارا ایمان اس وقت تک مکمل نہیں ہو سکتا جب تک مَیں تمہارے نفس سے زیادہ تمہیں محبوب نہ ہو جاؤں۔ حضرت عمر نے عرض کیا کہ اللہ کی قسم! اب آپؐ مجھے میرے نفس سے بھی زیادہ محبوب ہیں۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا ہاں اب ٹھیک ہے۔

حضرت عمرؓ کی مدینہ ہجرت کے متعلق حضرت علیؓ کی یہ روایت ملتی ہے کہ حضرت عمرؓ نے ہجرت کا ارادہ کیا تو تلوار اور تیر کمان لے کر خانہ کعبہ گئے اور اعلان کیا کہ جو چاہتا ہے کہ اس کی ماں اسے کھوئے، اولاد یتیم اور بیوی بیوہ ہو وہ مجھے اس وادی کے پار ملے۔

اس طرح کھل کر ہجرت کے متعلق صرف یہی ایک روایت بیان کی جاتی ہے اور اکثر سیرت نگار اس سے مختلف رائے رکھتے ہیں مثلاً محمد حسین ہیکل نے یہ بحث اٹھائی ہے کہ آنحضور ﷺ نے خاموشی اور چپکے سے ہجرت کرنے کا حکم دیا تھا حضرت عمرؓ کیسے اس کی نافرمانی کر سکتے تھے۔

مہاجرین میں سے حضرت مصعب بن عمیرؓ اور حضرت ابن ام مکتومؓ کے بعد حضرت عمرؓ بیس لوگوں کے ساتھ مدینے پہنچے تھے۔ قبا میں آپؓ رفاع بن عبد المنذر کے مہمان ہوئے۔ مکّے میں آنحضور ﷺ نے آپؓ کی مؤاخات حضرت ابو بکرؓ اور مدینے پہنچ کر حضرت عویم بن ساعدہ کے ساتھ قائم فرمائی۔ حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ نے لکھا ہے کہ آپؓ کی مؤاخات حضرت عتبان بن مالکؓ سے ہوئی تھی۔

حضرت مصلح موعودؓ اذان کی ابتدا کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ بن زیدؓ کو اللہ تعالیٰ نے رؤیا کے ذریعے اذان سکھائی اور ان ہی کی رؤیا پر انحصار کرتے ہوئے آنحضرت ﷺ نے مسلمانوں میں اذان کا رواج ڈالا۔ حضرت عمرؓ فرماتے ہیں کہ مجھے بھی خدا نے یہی اذان سکھائی تھی لیکن اس خیال سے کہ ایک اور شخص یہ بات بیان کر چکا ہے مَیں بیس دن تک خاموش رہا۔

حضرت عمرؓ کا ذکر آئندہ جاری رہنے کا ارشاد فرمانے کے بعد حضورِ انور نے فرمایا کہ آج رمضان کا آخری جمعہ ہے۔ رمضان میں جن نیکیوں کی توفیق ملی ہے انہیں رمضان کے بعد بھی جاری رکھنے کی کوشش کرنی چاہیے۔ گذشتہ جمعے کو مَیں نے درود اور استغفار کی طرف توجہ دلائی تھی وہ صرف رمضان تک محدود نہیں۔ فی زمانہ جب دجالی چالیں نئے نئے حربے استعمال کر رہی ہیں ہمیں ان شیطانی اور دجالی حملوں سے اپنے بچوں کو بچانے کے لیے انہیں خدا تعالیٰ کی ہستی اور اسلام کی خوب صورت تعلیم سے آگاہ کرنا ضروری ہے۔ یہ اس وقت ہی ممکن ہو گا جب ہمارا تعلق خدا تعالیٰ سے مضبوط ہو گا۔ ہماری نمازیں، ہماری عبادات معیاری ہوں گی۔ بزرگوں اور ابتدائی احمدیوں کی اولادیں ہوں خواہ وہ جنہوں نے از خود بیعت کی ہے سب کو یاد رکھنا چاہیے کہ ہم دین کو دنیا پر مقدم رکھتے ہوئے اپنی حالتوں پر نظر رکھیں گے تب ہی ہم اپنے آپ کو اور اپنی نسلوں کو بچا سکتے ہیں۔

کورونا کی وبا جو دنیا میں پھیلی ہوئی ہے اس سے بچنے اور اللہ تعالیٰ کا رحم حاصل کرنے کے لیے بھی خاص طور پر دعائیں کریں۔ اسی طرح جن ملکوں میں احمدیت کی مخالفت زوروں پر ہے ان کے لیے بھی دعا کریں۔ پاکستان کے احمدیوں کو تو خاص طور پر صدقہ و خیرات اور دعاؤں پر ہمیشہ بہت زیادہ توجہ دینی چاہیے۔ رَبِّ کُلُّ شَیْءٍ خَادِمُكَ رَبِّ فَاحْفَظْنِیْ وَ انْصُرْنِیْ وَ ارْحَمْنِیْ اور اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَجْعَلُكَ فِیْ نُحُوْرِھِمْ وَ نَعُوْذُبِكَ مِنْ شُرُوْرِھِمْ یہ دعائیں بہت زیادہ پڑھیں۔ نمازوں کا جس طرح رمضان میں اہتمام ہوتا ہے وہ رمضان کے بعد بھی جاری رہنا چاہیے۔ ہر طرح کے فتنے سے بچنے، مسلم امہ اور مجموعی طور پر انسانیت کے لیے بھی دعا کریں۔ اللہ تعالیٰ سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ نَحْمَدُہٗ وَنَسْتَعِیْنُہٗ وَنَسْتَغْفِرُہٗ وَنُؤْمِنُ بِہٖ وَنَتَوَکَّلُ عَلَیْہِ وَنَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَیِّئَاتِ اَعْمَالِنَا مَنْ یَّھْدِہِ اللّٰہُ فَلَا مُضِلَّ لَہٗ وَمَنْ یُّضْلِلْہُ فَلَا ھَادِیَ لَہٗ وَنَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَنَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ، عِبَادَ اللّٰہِ رحمکم اللہ اِنَّ اللّٰہَ یَأْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ وَاِیْتَآءِ ذِی الْقُرْبٰی وَیَنْھٰی عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْکَرِ وَالْبَغْیِ یَعِظُکُمْ لَعَلَّکُمْ تَذَکَّرُوْنَ اُذْکُرُوا اللّٰہَ یَذْکُرْکُمْ وَادْعُوْہُ یَسْتَجِبْ لَکُمْ وَلَذِکْرُ اللّٰہِ اَکْبَرُ۔